سوال

کیاتارک نماز کے بارے میں لوگوں کو بتانا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب بعض لوگوں کے بارے میں مجھے یہ علم ہو کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ بلکہ اس کی بجائے وہ ایسے بُرے اعمال کرتے ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے ہیں۔ تو کیا یہ جائز ہے کہ میں انہیں سرزنش کروں تاکہ لوگوں کو بھی ان کے بارے میں معلوم ہو جائے یا یہ جائز نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے تو آپ پر یہ واجب ہے کہ اسے نصیحت کریں کہ وہ ان کاموں کو کرے جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اگر وہ بات مانے خواہ آہستہ آہستہ ہی صحیح تو اس کے ساتھ مقدور بھر نصیحت کا یہ سلسلہ جاری رکھو وگرنہ مقدور بھر اس سے اجتناب کرو تاکہ فتنہ سے بچ سکو اور منکر سے کنارہ کشی کر سکو اور پھر اس کے بعد وہ شخص واجبات میں جو کوتاہی کرتا ہے۔ اور منکرات کو بجالاتا ہو اس کے بارے میں لوگوں کو بوقت ضرورت بتا سکتے ہو تاکہ لوگوں کو اس کے بارے میں صحیح صورت حال کا علم ہو اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔ اور اگر کوئی شخص اس کے ساتھ پڑوس اختیار کرنے یا کاروبار میں شراکت کرنے یا مثلاً ایسے شخص کو کسی خدمت وغیرہ کے لئے رکھنے کی وجہ سے آپ سے مشورہ کرے یا آپ کو کسی کے بارے میں یہ خدشہ ہو کہ وہ اس کے جال میں پھنس جائے گا یا اس کے شر میں مبتلا ہو جائے گا۔ تو ان تمام صورتوں میں لوگوں کو اس کے حال سے آگاہ کرنا واجب ہے۔ تاکہ اچھے لوگوں کو اس کے شر سے بچایا جا سکے اور اس کے بارے میں یہ توقع ہو کہ جب اچھے لوگ اس سے کنارہ کشی اختیار کریں گے تو شاید یہ بھی اپنی اصلاح کر سکے گا۔ یہ جائز نہیں کہ آپ اس کے بُرے سیرت کردار کو اپنے لئے یا لوگوں کے لئے مثال قرار دیں یا مجلسوں اور محفلوں میں اس کا مذاق اڑاتے پھریں کیونکہ اس طرح بھی شر پھیلتا ہے۔ لوگ بے حس ہو جاتے ہیں۔ اور بری باتیں سنتے سنتے برائی کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی جائز نہیں کہ اسے بہت ہی بُرا ثابت کرنے کے لئے آپ اس کی طرف ایسی ایسی برائیاں اور ایسے ایسے بدترین اعمال منسوب کریں جو اس نے کئے ہی نہ ہوں کیونکہ یہ کذب اور بہتان ہے۔ اور اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص474

محدث فتویٰ